

## پیش لفظ

”ابتداء ہے اس خدا کے با برکت نام سے جو دلوں کے بھیج بخوبی جانتا ہے،“

بی ایں آنرز، کرنے کے بعد میری خواہش تھی کہ میں گورنمنٹ کالج میں داخلہ لوں۔ جہاں پر تعلیم حاصل کرنے کا خواب ہر نوجوان کی آنکھوں میں ہوتا ہے۔ اللہ کے فضل و کرم سے اس خواب کی تعبیر مکمل ہوئی اور میں نے عظیم درس گاہ میں ایم۔فل اردو میں داخلہ لیا۔ اس خواب کی تعبیر کا آخری سنگِ میل اللہ اور یہ طفیل محمد و آل محمد ایم۔ فل اردو کا مقالہ مکمل کر لیا ہے۔

ایم فل اردو میں جب مقالے کے موضوع منتخب کرنے کا وقت آیا تو میری نگران اور محترم استاد ڈاکٹر سیدہ صباح رضوی نے میری مدد کی۔ میری دلچسپی کے پیش نظر انہوں نے مجھے ایک مختلف عنوان پر مقالہ تحریر کرنے کا مشورہ دیا۔

میرے مقالے کا موضوع ”مرزا ہادی رسوا شناسی“ ہے۔ یہ مرزا رسوا کی سوانح اور ان پر ہونے والے تنقیدی و تنقیدی کام کا احاطہ کرتا ہے۔

اس مقالے کو تین ابواب میں تقسیم کیا ہے:

باب اول: شخصیت شناسی

مرزا ہادی رسوا کی سوانح شخصیت اور ادبی کارناموں کی تفصیل درج ہے۔

باب دوم: ناول شناسی

مرزا رسوا کے ناولوں پر ناقدین کی بحثوں کو موضوع بنایا ہے۔

باب سوم: متفرقات

مرزا رسوا کی متفرقات کے عنوان سے ہے جن میں غزلیات، مثنویات، تراجم اور ڈراما مراسلات

شامل ہیں۔ چوتھا باب محاکمہ پر مشتمل ہے۔ اور آخر میں کتابیات دی گئی ہیں۔

ابتدا میں مجھے اس موضوع پر کام کرنے میں بہت مشکلات پیش آئیں۔ سب سے اہم مرحلہ مواد کی حسوی سے متعلق تھا۔ مختلف لابریریوں میں مقالوں، رسائل، کتابوں کو دیکھنا ایک صبر آزمایا اور تھکا دینے والا کام تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور میرے والدین کی دعاؤں سے میرا یہ مقالہ مکمل ہو گیا۔

میں نے ان دو سالوں میں اپنے اس اتذہ سے بہت کچھ سیکھا۔ میں محترم صدر شعبہ اردو پروفیسر ڈاکٹر سمائیہ ارم بالخصوص ڈاکٹر محمد سعید اور ڈاکٹر سفیر حیدر صاحب کی بے حد شکرگزار ہوں۔

میں اپنی نگران ڈاکٹر سیدہ مصباح رضوی کی بے حد شکرگزار ہوں جنہوں نے لمحہ لمحہ میری ہمت بڑھائی۔ انہوں نے بار بار میرے مقاولے کو پڑھا۔ یقیناً ان کی رہنمائی کے بغیر مقاولے کی تکمیل ممکن نہ تھی۔ آخر میں اپنی دوست آمنہ ساجد اور وقارص احمد کی شکرگزار ہوں کہ اس نے دوستی کا حق ادا کیا۔

میں نے اس مقاولے کو بھر پور مختت اور لگن اس موضوع پر حرف آخر ہے کہ یہ مقالہ محمد و آل محمد کے صدقے میں ان کی طالب علم اس موضوع پر مزید کام کریں گے مجھے امید ہے کہ یہ مقالہ محمد و آل محمد کے صدقے میں ان کی رہنمائی کی مقدور کوشش کر سکے گا اور یہ ایک بھگ میل ثابت ہو گا۔ جس کے بعد وہ اپنی تحقیق میں آگے بڑھ سکیں گے۔

سیدہ بشیری علی رضوی

بجی سی یونیورسٹی لاہور